اَلقَوَاعِدالاَربَع

دین کے چار بنیادی قواعد

امام محمد بن عبد الوھاب التمیمی رحمہ اللہ

مترجم

طارق علی بروہی

قرآن لرننگ اینڈ ریسرچ فاؤنڈیشن

منہج سلف پر مشتمل

آن لائن مکتب

حافظ بابا نگر، حیدر آباد، الھند

www.qlrf.net

القواعد الاربع

دین کے چار بنیادی قواعد

امام محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی (رحمۃاللہ علیہ)

مترجم

طارق علی بروہی

نام کتاب : القواعد الاربع (دین کے چار بنیادی قواعد)

مؤلف : امام محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی (رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ و ترتیب : طارق علی بروہی

صفحات : 11

ناشر : اصول السنۃ ڈاٹ کام

فہرست مضامین

مقدمہ

میں اللہ کریم سے جو عرش عظیم کا رب ہے دعاء کرتا ہوں کہ وہ دنیا و آخرت میں آپ کا ولی ہو، اور آپ کو بابرکت بنائے جہاں کہیں بھی آپ ہوں، اور آپ کو ان لوگوں میں سے کردے کہ جنہیں جب کوئی نعمت ملتی ہے تو شکر ادا کرتے ہیں، اور اگر کسی آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں، اور جب گناہ کر بیٹھتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں، کیونکہ یہ تینوں صفات سعادت مندی کا عنوان ہیں۔

اللہ تعالی آپ کو اپنی اطاعت کی جانب رشد و ہدایت سے نوازے، یہ جان لو کہ حنیفیت ملت ابراہیمی کا نام ہے (اور وہ یہ ہے) کہ آپ اکیلے اللہ تعالی کی عبادت کریں دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات: ٥٦)

(اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا فرمایا ہے)

جب آپ نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالی نے آپ کو محض اپنی عبادت کی خاطر ہی پیدا فرمایا ہے، تو یہ بھی جان لو کہ عبادت حقیقی معنوں میں عبادت کہلا ہی نہیں سکتی جب تک اس میں توحید نہ ہو، بالکل اسی طرح جیسے نماز صحیح طور پر نماز کہلا ہی نہیں سکتی جن تک کہ طہارت حاصل نہ کی جائے۔ پس جب عبادت میں شرک داخل ہو جائے تو وہ فاسد ہو جاتی

ہے، جیسا کہ طہارت کے بعد حدث[1] لاحق ہو جائے تو طہارت زائل ہو جاتی ہے۔جب آپ نے یہ اچھی طرح سے جان لیا کہ جب عبادت میں شرک کی آمیزش ہو جائے تو وہ اسے فاسد کر دیتا ہے، عمل کو رائیگاں کر دیتا ہے اور اس کا مرتکب ہمیشہ ہمیش کے لئے واصل جہنم ہو جاتا ہے، تو پھر آپ کو یہ بھی بخوبی علم ہو چکا ہو گا کہ سب سے اہم چیز جو آپ پر واجب ہے وہ کیا ہے: وہ اس (شرک) کی معرفت ہے، تاکہ اللہ تعالی آپ کو اس شرک باللہ کے جال سے نجات عطاء فرمائے جس کے بارے میں اللہ رحیم و کریم کا ارشاد ہے کہ:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸)

(اللہ تعالی ہر گز بھی اس بات کو نہیں معاف فرمائیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے، البتہ اس کے سوا جو گناہ ہیں وہ جس کے لئے چاہیں گے معاف فرمادیں گے)

(اور اس شرک سے نجات) ان چار قواعد کا علم حاصل کر کے ہو سکتی ہے جو اللہ رب العزت نے اپنی کتاب کریم میں بیان فرمائے۔

پہلا قاعدہ

(پہلا قاعدہ یہ ہے کہ) آپ جانیں کہ وہ کفار جن سے رسول اللہ (ﷺ) نے قتال فرمایا اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالی ہی خالق، رازق اور مدبر ہے، لیکن محض اس اقرار نے انہیں اسلام میں داخل نہ کیا، جس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے:

---

[1] حدث یعنی نواقض وضوء جیسے ہوا خارج ہونا وغیرہ۔ (مترجم)

﴿ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاء وَالأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّهُ فَقُلْ أَفَلاَ تَتَّقُونَ ﴾ (یونس: ۳۱)

((اے نبی (ﷺ)) آپ فرمادیجئے کہ (اے مشرکو) تمہیں کون آسمان وزمین سے رزق مہیا کرتا ہے، یاجو تمہاری قوت سماعت وبصارت کا مالک ہے، اور جو مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے، اور جو تمام کاموں کی تدبیر فرماتا ہے، تو وہ عنقریب آپ سے کہیں گے کہ (یہ سب کام تو) اللہ تعالی کرتا ہے، پھر آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم پھر (اس سے) ڈرتے کیوں نہیں (اور اس کے ساتھ شرک کرتے ہو))

دوسرا قاعدہ

(دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ) وہ (مشرکین عرب) کہا کرتے تھے کہ: ہم انہیں (انبیاء واولیاء کو) محض اسی لئے پکارتے ہیں اور ان کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تاکہ یہ ہمیں (اللہ تعالی کے) قریب کردیں اور (اس کے پاس) ہماری شفاعت کریں۔

قربت کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے کہ:

﴿ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللهِ زُلْفَى إِنَّ اللهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴾ (الزمر: ۳)

(اور جنہوں نے اللہ تعالی کے سوااور اولیاء بنار کھے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت نہیں کرتے ہیں مگر صرف اسی لئے کہ یہ ہمیں اللہ تعالی کے قریب کر دیں، اللہ تعالی یقیناً ان کے درمیان فیصلہ فرمادے گا ان چیزوں کے بارے میں جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، بیشک اللہ تعالی اسے ہدایت نہیں دیتا جو بہت جھوٹا اور ناشکرا ہو)

اور شفاعت کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَـؤُلاء شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّهِ ﴾

(یونس: ۱۸)

(اور یہ (مشرکین عرب) اللہ تعالی کے سواایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں کوئی نقصان پہنچا سکیں اور نہ فائدہ، (مگر) کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کے یہاں ہمارے شفیع وسفارشی ہیں)

شفاعت کی دو اقسام ہیں: شفاعت منفیہ (یعنی جس شفاعت کی نفی کی گئی ہے) اور شفاعت مثبتہ (یعنی جس شفاعت کو ثابت کیا گیا ہے)۔

شفاعت منفیہ:

(شفاعت منفیہ) وہ ہے جو غیر اللہ سے طلب کی جاتی ہے اس چیز کے بارے میں جس پر اللہ تعالی کے سوا کوئی قادر نہیں، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ (البقرة: ۲۵۴)

(اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالی کی راہ میں) خرچ کرو، قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ کوئی تجارت ہو گی، نہ دوستی اور نہ ہی کوئی شفاعت، اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں)

شفاعت مثبتہ:

(شفاعت مثبتہ) وہ ہے جو اللہ تعالی سے طلب کی جاتی ہے، اور شافع (شفاعت کرنے والے) کی اللہ تعالی شفاعت (کی اجازت) سے عزت افزائی فرماتے ہیں، اور مشفوع لہ (جس کی شفاعت کی جاتی ہے) وہ ہوتا ہے جس کے قول و عمل سے اللہ تعالی راضی ہو، اور یہ (شفاعت اللہ تعالی کی) اجازت واذن کے بعد ہی ممکن ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ مَن ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ ﴾ (البقرۃ: ۲۵۵)

(کون ہے جو اس کی جناب میں اس کے اذن کے بغیر شفاعت کر سکے)

تیسرا قاعدہ

(تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ) نبی اکرم (ﷺ) ایسے لوگوں میں مبعوث ہوئے جو اپنی عبادات میں مختلف تھے، یعنی ان میں سے کوئی فرشتوں کی عبادت کرتا تھا تو کوئی انبیاء وصالحین کی، اسی طرح کوئی اشجار وپتھروں کی عبادت کرتا تھا تو کوئی چاند وسورج کی، (لیکن) رسول اللہ (ﷺ) نے ان سب سے بلا تفریق قتال فرمایا، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه ﴾ (الانفال: ۳۹)

(اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ تعالی کے لئے ہو جائے)

چاند وسورج کی عبادت کی دلیل:

اللہ تعالی کا یہ فرمان کہ:

﴿ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴾ (حم السجدة: ٣٧)

(اور اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند، پس تم نہ سورج کو سجدہ کرنا اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ تعالی ہی کو سجدہ کرنا جس نے انہیں پیدا فرمایا ہے، اگر تم واقعی اس کی عبادت کرنے والے ہو)

فرشتوں کی عبادت کی دلیل:

اللہ تعالی کا یہ فرمان:

﴿ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ﴾ (آل عمران: ٨٠)

(اور وہ (نبی) تمہیں ہر گز بھی اس بات کا حکم نہیں دے گا کہ تم (اللہ تعالی کو چھوڑ کر) فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب بنالو)

انبیاء کرام کی عبادت کی دلیل:

اللہ تعالی کا یہ فرمان:

﴿ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَـٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴾ (المائدة: ١١٦)

(اور یاد کرو جب اللہ تعالی عیسی (علیہ الصلاۃ والسلام) سے فرمائیں گے کہ اے عیسی ابن مریم(علیہما الصلاۃ والسلام)! کیا آپ نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ تعالی کے سوا معبود بنالینا، آپ (علیہ الصلاۃ والسلام) فرمائیں گے کہ اللہ تعالی آپ پاک ہیں، میرے لئے کیسے لائق ہو سکتا ہے کہ میں (آپ کے متعلق) ایسی بات فرماؤ جس کا مجھے کوئی حق حاصل نہیں، اگر میں نے ایسا فرمایا ہوتا تو آپ یقیناً اسے جانتے ہوں گے، (کیونکہ) آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے نفس میں پوشیدہ ہے اور میں نہیں جانتا جو آپ کے نفس میں ہے، بیشک آپ ہی تمام غیبوں کے بہت جاننے والے ہیں)

صالحین کی عبادت کی دلیل:

اللہ تعالی کا یہ فرمان:

﴿ أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۵۷)

(یہ (اولیاءاللہ) وہ ہیں کہ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کے پاس وسیلے (قرب کے ذریعے) کے خواستگار ہیں کہ کون ان میں سے (اللہ تعالی کے) زیادہ قریب ہوتا ہے، اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں)

اشجار اور پتھروں کی عبادت کی دلیل:

اللہ تعالی کا فرمان:

﴿ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ، وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴾ (النجم: ۱۹-۲۰)

(کیا تم نے کبھی لات وعزی (کی حقیقت) کے بارے میں غور بھی کیا ہے، اور تیسرے منات کے بارے میں بھی)

اور صحابیٔ رسول (ﷺ) ابو واقد لیثی (رضی اللہ عنہ) کی حدیث، جس میں فرماتے ہیں: "خرجنا مع النبی صلى الله عليه وسلم إلى حنين ونحن حدثاء عهد بكفر ، وللمشركين سدرة يعكفون عندها وينوطون بها أسلحتهم يقال لها ذات أنواط ، فمررنا بسدرة ، فقلنا : يا رسول الله اجعل لنا ذات أنواط كما لهم ذات أنواط"[۲] (ہم نبی مکرم (ﷺ) کے ساتھ حنین کی جانب روانہ ہوئے، اور ہم نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ مشرکین کا ایک بیری کا درخت ہوا کرتا تھا جس کے پاس وہ اعتکاف کیا کرتے تھے، اور حصول برکت کے لئے اس پر اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، جسے ذات انواط کہا جاتا تھا۔ پس ہمارا بھی اس بیری کے پیڑ کے سامنے سے گزر ہوا تو ہم نے گزارش کی کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ)! ہمارے لئے بھی ایسا ہی ذات انواط بنادیں جیسا ان (مشرکین) کا ذات انواط ہے)

چوتھا قاعدہ

چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ ہمارے زمانے کے مشرکین پچھلے زمانوں کے مشرکین سے بھی شرک میں گئے گزرے ہیں، کیونکہ گزشتہ زمانوں کے مشرکین صرف خوشحالی میں ہی شرک کیا کرتے تھے، لیکن شدید پریشانی میں تو مخلص ہو جاتے (یعنی خالص اللہ تعالی ہی کو پکارتے تھے)، لیکن ہمارے دور کے مشرکوں کا شرک ہر حال میں جاری وساری رہتا ہے خواہ خوشحالی میں ہوں یا بدحالی میں۔ اس کی دلیل (کہ مشرکین عرب سخت مشکل حالات میں صرف اکیلے اللہ تعالی ہی کو پکارا کرتے تھے) اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴾

(العنکبوت: ٦٥)

[۲] اسے احمد اور ترمذی نے روایت کرکے صحیح فرمایا، اور اسی طرح عبدالرزاق، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے بھی روایت فرمایا۔ (شیخ ربیع المدخلی :مذکرۃ الحدیث النبوی)

(اور جب وہ کسی کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو دین کو اللہ تعالیٰ کے خالص کرتے ہوئے صرف اسی کو پکارتے ہیں، پر جب وہ انہیں خشکی کی طرف نجات دے دیتا ہے، تو وہ پھر سے شرک کرنے لگ جاتے ہیں)

اس کے ساتھ ہی یہ چار اہم قواعد اختتام کو پہنچے

اور درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد (ﷺ) اور آپ کی آل واصحاب پر۔